مقام کوئٹہ سیرینا سے قدیم دفینہ کی دریافت

بیگم نجمہ اشفاق

۱۹۸۰ء کے اوائل میں آغا خان فاؤنڈیشن نے پاکستان میں سیاحت کے فروغ کی غرض سے کئی شہروں اور پُرفضا مقامات پر معیاری ہوٹلوں کی تعمیر کا ایک جامع منصوبہ تیار کیا۔ ان ہوٹلوں کو سیرینا یعنی پُرسکون موسوم کیا گیا۔ یہ لاطینی لفظ Serenus یا انگریزی لفظ Serene سے ماخوذ ہے۔ ہوٹلوں کے اس سلسلے میں کوئٹہ میں بھی ایک سیرینا تعمیر ہوا جو کنٹونمنٹ کی حدود کے قریب شاہراہ زرغون پر واقع ہے۔

کوئٹہ سیرینا کی تعمیر کا آغاز مارچ ۱۹۸۵ء میں ہوا۔ کام کے دوران جب زیر زمین ذخیرۂ آب کی تعمیر کی غرض سے ایک طویل و عریض خندق کھودی جا رہی تھی تو سطح زمین سے تقریباً ساڑھے تین میٹر نیچے دو انسانی قبور کے آثار ملے جو کسی بہت ہی قدیم دور سے تعلق رکھتی تھیں۔ مُردوں کا سرہانہ مغرب کی جانب جبکہ چہرہ جنوب کی طرف تھا۔ یہ قبریں ایک دوسری سے شمال مغرب اور جنوب مشرق کے رُخ پر تقریباً ۳ میٹر کے فاصلے پر تھیں۔ زمانہ ماقبل تاریخ کے رواج کے مطابق مُردوں کے ساتھ اُن کے روز مرہ کی ضروریات کا سامان بھی قبروں میں دفن کیا جاتا تھا، کیونکہ ان کا عقیدہ تھا کہ دنیوی زندگی کے اختتام پر ایک نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے جس میں وہ تمام سامان درکار ہوتا ہے جس کے استعمال سے مُردہ واقف رہا ہو یا جو اس کو دنیا میں پسند رہا ہو۔

مقام کوئٹہ سیرینا پر اچانک دریافت ہونے والی ان دو قبور سے ظاہر ہوتا تھا کہ دفن ہونے والے دونوں اشخاص نہایت معزز ہستیاں تھیں جن کے سفر آخرت کا اہتمام پورے تزک و احتشام سے کیا گیا تھا۔ البتہ ان کے سامانِ سفر سے غربت و امارت عیاں تھی۔ پہلی قبر سے صرف ایک تانبہ کی گول ہانڈی اور مٹی کے کافی سارے ظروف برآمد ہوئے۔ مٹی کے ان پکے برتنوں میں کئی قسم کے کوزے اور ایک چھوٹا جار تھا۔ برتنوں کی رنگت ہلکی زردی مائل تھی جو وادئ کوئٹہ کے قدیم آثار سے پائے جانے والے ظروف کی ایک تشخیصی خوبی ہے۔ ان ظروف کو Quetta Buff Ware کہتے ہیں۔ ان میں کئی برتن مہرگڑھ کے آٹھویں دور کے ظروف سے قریبی مماثلت رکھتے تھے جس کے زمانے کا تعین وادئ سندھ کی تہذیب کے آخری دور سے یعنی کم و بیش دو ہزار سال قبل مسیح کیا جا چکا ہے۔

کوئٹہ سیرینا کی دوسری قبر سے ملنے والا سامان کسی نہایت دولتمند معزز شخص کا رہا ہوگا۔ اس میں مٹی کے تقریباً تمام اقسام کے ظروف موجود تھے جو پہلی قبر میں موجود تھے جس سے یہ بات عیاں تھی کہ دونوں مرحومین کا تعلق ایک ہی سماجی دور سے تھا گرچہ ان کی وفات کی تاریخیں کچھ حد تک آگے پیچھے رہی ہوں گی۔

کوئٹہ سیرینا کی دوسری قبر کے دفینہ میں پکی مٹی کے ظروف کے علاوہ سنگ مرمر سے بنی ایسی کئی اشیاء تھیں جن کا استعمال جنوبی وسطی ایشیا کے علاقے سیستان اور مشرقی ایران میں آثار قدیمہ میں عام تھا اور ان میں سے کئی اشیا مہرگڑھ کے دورِ ہشتم کے آثار میں بھی موجود تھیں۔ سنگ مرمر onyx کے بنے ہوئے کئی جام، چھوٹی ہانڈی، کئی قسم کی چھڑیاں اور چھوٹے ستون قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ اونکس کی گول چپٹی اشیاء جن کے بیچوں بیچ ایک سیدھی لکیر موجود تھی۔ غالباً سنگ مرمر کی چھڑیاں، چھوٹے ستون اور گول چوکیاں کسی قدیم مذہبی عقیدے کی عکاس تھیں جس میں ہیئت کائنات کا کوئی خاص تصور موجود تھا۔ یہ موضوع نہایت دقیق و عمیق ریسرچ کا حامل رہا ہے جس کی چند کڑیاں تاریخی دور میں تعمیر کیے جانے والے ستونوں اور میناروں میں بھی محسوس کی جا سکتی ہیں۔

دوسری قبر سے برآمد ہونے والی اشیاء میں کئی قسم کی دھات سے بنا ہوا سامان موجود تھا جن میں خصوصاً سونے، تانبے، جست اور کانسی کی اشیاء قابل ذکر ہیں۔ تانبے کی چیزوں میں سے نمایاں ایک چھوٹی انگیٹھی یا لوبان جلانے کی چلم تھی جس کی ڈھلائی ایک نہایت ماہرانہ طریقہ سے کی گئی تھی جو اپنے دور میں یقیناً تکنیکی عروج کی عکاس تھی۔ اس چھوٹی انگیٹھی یا آتش دان سے بعض لوگوں کو گمان ہوا کہ غالباً یہ کسی زرتشتی یا آتش پرستی کے مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے آثار ہوں گے جو ایک ہزار سال قبل مسیح یا ساسانی دور میں اپنے عروج پر تھا اور پاکستان کے صوبہ بلوچستان اور سندھ میں بھی ان کی بستیاں آباد تھیں۔ لیکن ایک ہزار سال قبل مسیح لوہے کی دریافت ہو چکی تھی اور اس دور کے تقریباً تمام آثار میں لوہے کی کوئی نہ کوئی شے ضرور موجود تھی۔ کوئٹہ سیرینا کے دفینے میں جہاں اپنے دور کی ہر دھات اور معدنیات کا نمونہ موجود ہے لوہے کی غیرحاضری اس امر کی نمایاں علامت ہے کہ یہ نوادرات ایک ہزار سال کے بجائے دو ہزار سال قبل مسیح کی یادگاریں ہیں جبکہ جنوبی وسط ایشیا، مشرقی ایران اور وادیٔ سندھ میں ہنوز کانسی (Bronze) کا دور جاری تھی۔ اور ان کے آپس میں نہایت وسیع تجارتی اور ثقافتی روابط بھی موجود تھے۔

تمام دھات کی اشیاء میں سب سے نمایاں سونے کا ایک خوب صورت جام ہے جس پر چار عدد ببرشیر ابھری شکل میں بنائے گئے ہیں۔ اس جام کی ہیئت سے مماثلت رکھنے والا ایک پکی مٹی کا کوزہ مہرگڑھ کے قریب سبری کے آثار سے برآمد ہوا تھا۔ جہاں تک شیروں کا تعلق ہے اس نوعیت کے نقوش سونے کے ظروف ایران میں ساسانی دور کی نوادرات میں بھی موجود ہیں۔ اس ظاہرہ ساسانی مماثلت کی بناء پر شروع میں خیال تھا کہ سیرینا کوئٹہ کا دفینہ بھی ساسانی دور کا حصہ رہا ہوگا لیکن جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا اگر ایسا ہوتا تو لوہے کی اشیاء کا کوئی نہ کوئی سراغ ضرور موجود ہوتا جو کہ قطعاً نہیں ہے۔

سونے کے جام کے علاوہ سونے کی پرت سے بنے ہوئے چھوٹے بیلوں کی ایک جوڑی بھی کوئٹہ سیرینا کے دفینہ سے برآمد ہوئی ہے۔ یہ چھوٹے بیل ابھری ہوئی شکل میں بنائے گئے ہیں جن کا دوسری طرف کا حصہ سپاٹ رکھا گیا ہے۔ البتہ اس جانب ان بیلوں کو لباس پر اٹکانے کے لیے ہُک بنے ہوئے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انھیں Brooch کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ بیلوں کو اس انداز سے بنایا گیا ہے کہ وہ گویا آمنے سامنے ایک دوسرے کو نہایت غصہ سے تک رہے ہوں اور عنقریب ایک دوسرے پر حملہ آور ہونے کو تیار ہوں۔

سونے کی ان خوب صورت اشیاء کے علاوہ سونے ہی کی انگشت چھوٹی مورتیاں بھی دفینہ میں موجود تھیں جو غالباً ایک لمبے ہار میں پروئی گئی ہوں گی۔ نیم قیمتی پتھروں کے بنے ہوئے دو عدد Brooch بھی تھے جنھیں سونے کے فریم میں جڑا گیا تھا۔

کوئٹہ سیرینا کے اس دفینے کی دریافت کے بعد سب سے اوّل کام اس کی تہذیبی اور ثقافتی ماخذ کی شناخت اور ملک کے تاریخی جدول میں اس کے مقام کا تعین کرنا تھا۔ اس سلسلے میں مرحوم بریگیڈیئر عثمان حسن نے جو حکومت بلوچستان کے محکمہ زراعت کے سیکرٹری تھے بڑی خدمات انجام دیں۔ انھوں نے مہرگڑھ میں آثار قدیمہ کی کھدائی میں مصروف جان فرانسو اجیرج سے رابطہ قائم کیا اور انھیں اس کام پر آمادہ کیا۔ اس فرانسیسی ماہر آثار قدیمہ نے نہایت جانفشانی سے دفینہ کی تمام اشیاء کا تقابلی جائزہ لیا اور جنوبی وسطی ایشیا اور مشرقی ایران کے آثار قدیمہ سے ملنے والی تمام چیزوں کا بغور مطالعہ کیا۔ اس سلسلہ میں افغانستان سے ملنے والے آثار قدیمہ، منڈیگاک، حصار، التین تپہ اور مشرقی ایران میں نادعلی نماز گاہ، شہرسوختہ، شہداد وغیرہ سے پائے جانے والے تمام ظروف اور مختلف معدنیات اور دھات سے بنی ہوئی چیزوں کا بیان کھدائی کی رپورٹوں سے حاصل کیا۔ مزید برآں ان کی اپنی کاوشوں سے مہرگڑھ ہشتم اور سبری کی برآمد شدہ اشیاء بھی جائزے کے لیے موجود تھی۔

اس تمام تقابلی جائزے کا بیان جیرج اور بریگیڈیئر عثمان حسن کے مشترکہ مضمون میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ ساؤتھ ایشین آرکیالوجی برائے ۱۹۸۵ء کوپن ہیگن میں شائع ہوا اور فی الحال کوئٹہ سیرینا کے دفینہ پر واحد معتبر رپورٹ ہے۔

اس مقالہ سے اخذ کیے جانے والے نتائج سے دو اہم نکات نکلتے ہیں۔ اوّل یہ کہ کوئٹہ سیرینا کا دفینہ تقریباً دو ہزار سال قبل مسیح یعنی کانسی کے دور یا وادیٔ سندھ کی تہذیب کے آخری دور کا ہم عصر ہے۔ دوم یہ کہ کوئٹہ سیرینا کے مقام پر قریب ہی آبادبستی کا قبرستان رہا ہوگا جس میں معززین شہر کو دفنایا جاتا ہوگا۔ اس قدیم بستی کے آثار کوئٹہ سیرینا سے تقریباً نصف کیلومیٹر شمال کی طرف اب بھی موجود ہیں۔ یہ آثار ایک ٹیلہ کی شکل میں فرش وادی سے تقریباً

۱۶ میٹر بلند ہیں اور اس پر ۱۸۸۷ء میں انگریزوں کے دورِ حکومت میں ایک اسلحہ خانہ یعنی Arsenal تعمیر کیا گیا تھا۔ آج یہ مقام Arsenal Hill سے پہچانا جاتا ہے۔ لیکن انگریزوں سے قبل یہاں مقامی قبائلی سرداروں نے ایک کچا قلعہ تعمیر کرایا تھا جو کوئٹہ میری کے نام سے موسوم تھا۔

زمانہ قبل از تاریخ دور میں کوئٹہ میری دراصل ایک بڑا تجارتی مرکز تھا جہاں شمال سے باختر یا سیستان، مغرب سے ایران اور میسوپوٹامیہ اور جنوب سے وادئ سندھ کی تہذیب کے وسیع علاقوں سے تجارتی قافلے مرتکز ہوتے تھے۔ اس طرح یہ قدیم مگر گمنام شہر کئی تہذیبوں کا سنگم بن گیا تھا اور اپنے دور کا نہایت ترقی پذیر اور خوشحال خطہ تھا۔

کوئٹہ سیرینا کے دفینے کی اشیاء ۸۸۔۱۹۸۷ء میں جرمنی، فرانس، ہالینڈ میں وادئ سندھ کی نوادرات کے ساتھ نمائش میں رکھی جا چکی ہیں۔ اس وقت چونکہ ان نوادرات کی بابت معلومات کا واحد ذریعہ جیرتج اور بریگیڈیئر عثمان حسن کا مذکورہ مقالہ تھا جو کچھ عجلت میں لکھا گیا تھا اور جس میں بہتیری اشیاء کا تعارف مبہم یا اُلجھا ہوا تھا اس لیے انھیں وہ پذیرائی حاصل نہیں ہوئی جو ہونی چاہیئے تھی۔ نمائش سے واپسی پر ان نوادرات کی بیشتر اشیاء نیشنل میوزیم آف پاکستان کو منتقل ہوگئیں جہاں انھیں محفوظ کر لیا گیا ہے۔

حال ہی میں میوزیم کے ڈائریکٹر ڈاکٹر اشفاق نے ان نوادرات کا ازسرِنو جائزہ لیا ہے اور اپنے شفاف انداز بیان میں ان کی کئی پوشیدہ حیثیتوں کو اجاگر کیا ہے۔ مجموعی طور پر وہ جیرتج کے تعین کردہ دور پر متفق ہیں لیکن ان کے مقالے سے ان اشیاء کی اہمیت میں ایک نئی جان پڑ گئی ہے۔ اس سال جاپان میں منعقد ہونے والی چار قدیم تہذیبوں کی اشیاء کی نمائش میں وادئ سندھ کی تہذیب کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اور غالبًا کوئٹہ سیرینا کی نوادرات بھی اس نمائش کی زینت ہوں گی۔ اگر ایسا ہوا تو ان نوادرات کی روداد ڈاکٹر اشفاق کے مقالے سے بہت مؤثر ہوگی اور غالبًا یہ مقالہ ایک خاص اہتمام سے رنگین عکاسی کے ساتھ شائع ہو چکا ہوگا۔